تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ۲/

قیمت سالانہ پیشگی ہندوستان

بیرون ہند

اخبار

الفضل

ہفتہ میں دو بار

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۸۸ | مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۲۴ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۸ شوال ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

۴ مئی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے بعد از نماز عصر سورۃ معوذتین کی نہایت لطیف تفسیر فرما کر اس قرآن مجید کے درس کا ختم فرمایا۔ جو حافظ روشن علی صاحب نے رمضان میں ایک پارہ روزانہ دے رہے تھے۔ اسکے بعد ایک گھنٹہ تک دعا ہوئی۔ عجیب رقت کا عالم تھا۔ مسجد اقصیٰ رجال و خواتین سے بھری ہوئی تھی۔

۷ مئی عید الفطر ہوئی۔ حضور نے غربا یتامیٰ و ایامیٰ کی فہرست طلب فرما کر صبح سویرے ان سب کو (جن کی تعداد ۳۰۰ سے متجاوز تھی) ناشتہ ان کے مکانوں پر پہنچا دیا۔ جس کے ساتھ کچھ نقدی بھی تھی۔ اور پھر نماز کے بعد مکلف کھانا سب کو پہنچایا گیا۔ نماز عید الفطر ۹ بجے باغ میں حضور نے پڑھائی۔ اور ایک پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ ۸ مئی حضور نے ایک اہم تبلیغی امر کے متعلق ۸ بجے سے ۹ بجے عشا تک مجلس شوریٰ منعقد فرمائی

نامہ نائجیریا

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

شمالی نائجیریا کا دورہ ۱۸ احمدی نئے

نوشتہ امام قاسم آرا جوسے۔ مبلغ انچارج نائجیریا

(انگریزی سے ترجمہ کیا گیا)

لیگوس سے روانگی ۷ جنوری ۱۹۲۴ء کو عاجز معہ خوجم ذکا آیینی Zakaayeni لیگوس سے بعزم معاینہ شاخہائے انجمن احمدیہ واقع شمالی نائجیریا روانہ ہوا۔ اور ہم براہ راست کانو پہنچے

کانو کی حالت کانو کی جماعت کی حالت خراب تھی اور ضرورت تھی۔ کہ وہاں کے نظام کو دوبارہ درست کیا جائے۔ اس لئے ہم نے پوری کوشش کی۔ اور لوگوں کو جمع کر کے ان سے پانچ گھنٹہ تک یعنی پانچ بجے شام سے دس بجے شب تک گفتگو کی۔ اور جو لوگ جماعت سے علیحدہ ہو گئے تھے انہیں دوبارہ واپس لیا۔ اور ۱۸ درخواستہائے بیعت پر دستخط کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے۔ اور جماعت کا نظام عمل دوبارہ درست کیا گیا۔

کانو کی زمین سرکار کی طرف سے زمین کے جو دو ٹکڑے ہمیں عطا ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق یہ کارروائی کی گئی۔ کہ مولانا نیر صاحب کا خط جو جنرل سکرٹری کے نام تھا۔ میں اسے اپنے ساتھ لے گیا اور ہم مجسٹریٹ چھاؤنی کانو کے پاس گئے۔ اور کاغذات اراضی میں مولوی صاحب کے نام ہیں۔ چونکہ ان کا پتہ معرفت اسلامک ریویو و وکنگ لکھا تھا۔ اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متعلق مجسٹریٹ سے کہا۔ کہ اس پتہ کی تبدیلی کی جائے۔ اور لکھا جائے۔

Maulvi A.R. Nayyar
Ahmadi Missioner
63 Milrose Road. South field
London: S.W.18.

مولوی عبدالرحیم نیر مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ ۶۳ ملروز روڈ ساؤتھ فیلڈ لنڈن ایس۔ ڈبلیو ۱۸

صاحب مجسٹریٹ لیگوس اور کیڈونا اس پتہ کے تبدیل کرنے کے لئے فارم دیدیں (لیگوس دارالحکومت تمام نائجیریا ہے۔ اور کیڈونا دارالحکومت نائجیریا شمالی ہے) اور امام جماعت کانو کے پاس ہمارے والی کاپی بعد اصلاح رکھی گئی ٭

امام احمدیہ کانو

مسٹر دین موجودہ امام جماعت کانو بہت اچھا آدمی ہے۔ اور احمدیت سے اخلاص دکھتا ہے۔ مسٹر سابق پریزیڈنٹ کی جگہ مسٹر ڈین کو مقرر کیا ہے۔

کانو میں مدرسہ احمدیہ

کانو کی زمین پر اکتوبر سے قبل دو سو پونڈ کی قیمت کی عمارت بنانے کا حکم ہے۔ اور جماعت غریب ہے۔ ان کے پاس حبہ نہیں۔ ہم نے تحریک چندہ کر کے ۱۸ پونڈ کے وعدے لئے ٭

مخالفت

مسٹر...... سلسلہ کا بڑا دشمن ہے۔ اور معاندانہ کوششوں میں مصروف ہے۔ میں اس سے ملا تھا۔ کہنے لگا کہ اس کا امام ووکنگ میں ہے۔ میں نے جواب دیا۔ کہ کمال الدین اور اس کے رفقاء مرتدین ہیں۔

کانو میں نماز جمعہ

میں نے نماز جمعہ کا آغاز ۱۱ جنوری ۱۹۳۴ء سے شروع کرا دیا۔ اور امام کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ میرے جانے کے بعد بھی جمعہ کی نماز جاری رکھے۔

جماعت زاریہ

کانو میں چار روز ٹھہر کر اور تمام نظام کو دوبارہ درست کر کے ۱۲ جنوری کو ہم زاریہ پہنچے۔ اخویم سلیمان شوقی باری جو یہاں کی جماعت کے میر مجلس ہیں۔ حق کی اشاعت کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ ہم نے زاریہ میں ۶ روز قیام کیا۔ اور اس عرصہ میں ہمیں ایک لمحہ فرصت نہیں ہوئی۔ اور تمام وقت مسائل کی تشریح۔ سوالات کے جواب اور مذہبی رسوم کے ادا کرنے میں صرف ہوا۔ ہم نے تین نکاحوں کے خطبہ پڑھے۔ روانگی سے قبل جماعت کا فوٹو لیا گیا ٭

اباڈون

جمعرات زاریہ سے روانہ ہو کر ہم ہفتہ کو بتاریخ ۱۹ جنوری اباڈون پہونچے۔ یہاں کی جماعت بفضلہ تعالیٰ پورے نظام اور ضبط کے ساتھ مصروف کار ہے۔ ہم نے دو نکاحوں کے خطبے پڑھے۔ ہم نے یہاں صرف دو لیکچر دئے۔ البتہ کانو اور زاریہ میں ہم نے روزانہ لیکچروں کا سلسلہ جاری رکھا تھا

ایبوکوٹہ

اباڈون سے چل کر ۲۱ جنوری کو ہم ۲ بجے شب ایبوکوٹہ پہونچے۔ بوجہ تھکان ہم پبلک تقاریر نہ کر سکے۔ مگر نظام جماعت میں جن امور کو قابل اصلاح دیکھا۔ اس کی اصلاح کی۔ اور تمام رات سلسلہ کلام جاری رہا۔ ۲۲ جنوری کو ہم ایک خطبہ کے بعد ایبوکوٹہ سے لیگوس روانہ ہوئے۔

حاجیوں کی روانگی

دورہ کی مجوزہ بالا مختصر رپورٹ عرض کرنے کے بعد عرض پرداز ہوں۔ ہم بخیریت لیگوس پہونچے۔ یہاں اخویم اسمٰعیل شیٹا بہ ارادہ تعلیم عربی مصر تشریف لیجا رہے ہیں۔ اور اخویم ابوبکر اخوئوڈے ان کے ہمراہ حج کے ارادہ سے جہاز "آبا" ذریعہ سفر کر رہے ہیں۔ اللہ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ ہماری کامیابی کے لئے دعا فرمادیں ٭

قواعد وضوابط

قواعد وضوابط جماعت Constitution پر ابھی تک آخری دستخط نہیں ہوئے۔ مگر مجلس ناظم میں اس کی ہر سہ مرتبہ خواندگی ختم ہو چکی ہے۔ اب صرف یہ امر باقی ہے۔ کہ "مجلس اکابر" اسے سن لے اور مہر امراء ان پر دستخط کر دیا جائے۔

چیف امام کی علالت جماعت احمدیہ دعا کری

امام محمد ڈابرے چیف امام جماعت احمدیہ لیگوس علیل ہیں۔ اور نماز جمعہ میں تشریف نہیں لا سکے۔ میری عدم موجودگی میں ان کی اس سخت علالت کے باعث "الفاجنید" نے نماز و خطبہ جمعہ پڑھا۔ چیف امام اب ڈاکٹر جونز کے ہسپتال میں ہے۔ ان کو اب صحت ہو رہی ہے۔ مہربانی کر کے ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ اور میری بیوی بھی بیمار ہے اس کے لئے بھی دعا فرمائی جاوے ٭

غیر احمدیوں میں تنازعہ

جماعت المسلمین کے گروہ نے امام ابراہیم کی جماعت پر عدالت میں نالش کر دی ہے۔ اور مسجد و کمرے میں قفل لگا دیا ہے۔ مسجد کی چابیاں عدالت کے سپرد کر دی گئی ہیں۔ اور تا فیصلہ جامع مسجد مقفول ہے ٭

اکتوبر کے ریویو آف ریلیجنز میں خواتین لیگوس کے چندہ مسجد برلن کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ اسے ملاحظہ کر کے عورتیں بہت خوش ہوئی ہیں۔

(مزید اخبار انشاء اللہ آئندہ)

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح

بابو غلام یٰسین صاحب کلرک دفتر آب وہوا شملہ کا نکاح امۃ اللہ بنت ڈاکٹر سید غلام دستگیر صاحب مرحوم (بہمادلے) سے بمقابلہ مہر ایک ہزار روپیہ اور (۲) بابو محمد اکرم صاحب کلرک ڈویژنل انجینئر ٹیلیگراف آفس دہلی کا نکاح آمنہ بنت سید محمد اشرف صاحب ہیڈ کلرک یورپین سکول لاہور کے ساتھ بمقابلہ مہر ایک ہزار روپیہ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے بعد از نماز فجر و عصر پڑھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت

میری اہلیہ مراد بی بی فوت ہو گئی ہے۔ اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے

احمد دین امیر جماعت احمدیہ۔ ضلع شیخوپورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

506

الفضل (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

یوم سہ شنبہ - قادیان دار الامان - ۱۳ مئی ۱۹۲۴ء

حضرت مسیح موعودؑ پر غیر احمدی عُلماء کے اعتراضات کے جواب

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی زبردست تقریر

ماہ اپریل کی ابتدائی تاریخوں میں غیر احمدی علماء نے قادیان میں جلسہ کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف متواتر تین دن سخت بدزبانی کی تھی۔ جس سے جماعت احمدیہ کی نہایت دل آزاری ہوئی۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک بہت بڑے مجمع میں جو مسجد اقصیٰ میں ہوا تھا۔ ۳- اپریل حسب ذیل تقریر فرمائی

مختلف زمانوں میں مختلف انبیاءؑ

انبیاء علیہ السلام مختلف زمانوں کی حالتوں کے مطابق مختلف قسم کے نشانات اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ اور مختلف زمانوں کی ضرورتوں کے مطابق مختلف قسم کی تعلیمیں ان پر نازل ہوتی ہیں۔ اور مختلف لوگوں کی زبانوں اور محاورات کے مطابق مختلف قسم کے الفاظ اور اشاروں میں خدا ان سے کلام کرتا ہے ٭

ایک بات میں سب انبیاء متفق

مگر باوجود تمام ان اختلافات کے جو دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ اور باوجود ان تمام حالات کے تغیر کے جو وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔ پھر بھی ایک بات میں تمام انبیاء متفق ہیں۔ اور کسی نبی کو اس میں فرق اور تفاوت حاصل نہیں ہے۔ سب کے سب نبی اور تمام کے تمام مامور اس ایک بات میں یکساں ہیں۔ اور حضرت آدم سے لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر آج تک جتنے مامور اور مرسل گذرے ہیں۔ ایک بات میں سارے کے سارے متفق ہیں۔ وہ سارے کے سارے ایک دروازہ سے گذرے ہیں۔ ان سب پر ایک حالت طاری ہوئی ہے۔ وہ بات اور حالت کیا تھی۔ قرآن کریم کے الفاظ میں یہ ہے ٭

ہر نبی سے استہزا کیا گیا

یَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ۔ اے افسوس انسانوں پر اے حسرت ہمارے بندوں پر۔ کیوں؟ اس لئے کہ آج تک ایک بھی رسول ہماری طرف سے ایسا نہیں بھیجا گیا۔ جس سے انسانوں نے ہنسی اور تمسخر نہ کیا ہو۔ جس قدر مامور دنیا میں آئے۔ جس قدر مرسل بھیجے گئے۔ جتنے انبیاء نازل ہوئے۔ ان ساروں سے یہ معاملہ ہوا۔ کہ ان سے ہنسی اور ٹھٹھا اور تمسخر لوگوں نے کیا۔ کیوں کیا؟

حضرت مرزا صاحب سے تمسخر

مَیں نے سنا ہے۔ آج ہی کسی شخص نے بیان کیا تھا کہ ہم پر احمدی ناراض ہوتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ناراض ہوتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کی باتوں پر ہنستے ہیں۔ یہ کہنے کے بعد اس مولوی نے کہا۔ ہم کیوں نہ ہنسیں۔ مرزا صاحب قابل ہنسی اور تمسخر باتیں ہی کیوں لکھتے تھے۔ کیوں ان کی زبان سے ایسی باتیں نکلیں جو ہنسی کے قابل ہیں۔

حضرت آدمؑ سے تمسخر

مگر میں پوچھتا ہوں۔ حضرت آدمؑ سے کیوں تمسخر کیا گیا۔ کیا ان سے تمسخر کرنیوالے یہ کہتے تھے کہ آدمؑ کی کوئی بات قابل تمسخر نہیں ہے۔ اس لئے ہم اس سے تمسخر کرتے ہیں ٭

حضرت نوحؑ سے تمسخر

اسی طرح حضرت نوحؑ سے کیوں تمسخر کیا گیا۔ کیا ان سے تمسخر کرنیوالے یہ کہتے تھے۔ کہ اس کی بات قابل ہنسی نہیں۔ مگر ہم اس پر ہنسی اُڑاتے ہیں ٭

حضرت ابراہیمؑ سے ٹھٹھا

پھر لوگوں نے حضرت ابراہیمؑ سے کیوں ٹھٹھا کیا۔ کیا اس لئے کہ وہ کہتے تھے۔ اس کی باتیں ایسی دل نشین اور دلربا ہیں۔ کہ ان کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ مگر ہم ہنسی کرتے ہیں ٭

سب انبیاء سے تمسخر

پھر حضرت یوسفؑ۔ حضرت یعقوبؑ۔ حضرت اسحٰقؑ سے ہنسی کی گئی۔ پھر حضرت موسیٰؑ۔ حضرت داؤدؑ۔ حضرت سلیمانؑ۔ حضرت زکریاؑ۔ حضرت یحییٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ۔ ان سب سے تمسخر کیے گئے۔ کیا یہ کہہ کر لوگ ان سے تمسخر کرتے تھے کہ کوئی بات ان کی قابل تمسخر نہیں۔ مگر ہم تمسخر کرتے ہیں ٭

رسول کریمؐ سے تمسخر

پھر قرآن کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سردار ہیں سب نبیوں کے۔ ان سے بھی تمسخر کیا گیا۔ کیا ان کی باتوں کو تمسخر کرنیوالے قابل تمسخر کہہ کر کرتے تھے۔ یا اس لئے کہ وہ کہتے تھے۔ اس کی باتیں بڑی دانائی اور حکمت کی ہیں۔ مگر پھر بھی ہم ان سے تمسخر کرتے ہیں۔

منکرین انبیاء کیا کہہ کر تمسخر کرتے تھے

جس کے دماغ میں ذرا بھی عقل ہو۔ وہ تو یہ مان نہیں سکتا کہ وہ کہتے تھے۔ نبیوں کی باتیں تمسخر کرنیوالی نہیں۔ مگر پھر بھی ہم تمسخر کرتے ہیں۔ صاف بات ہے۔ کہ حضرت آدمؑ کے دشمن یہی کہا کرتے تھے کہ آدمؑ کیوں ایسی باتیں کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو قابلِ تمسخر ہیں۔ حضرت نوحؑ کے دشمن یہی کہا کرتے تھے۔ کہ نوحؑ کیوں ایسی باتیں کرتا ہے۔ جو قابلِ ہنسی ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کے دشمن یہی کہتے تھے۔ کیوں ابراہیمؑ ایسی باتیں کرتا ہے۔ جن پر تمسخر کیا جاتا ہے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بھی یہی کہتے تھے۔

حضرت مرزا صاحب اور دیگر انبیاء کے منکر

پھر اگر آج حضرت مسیح موعودؑ کے دشمن یہ کہیں۔ کہ مرزا صاحب ٹھٹھے ہنسی والی باتیں ہی کیوں کرتے تھے۔ تو یہ کونسی زبردست دلیل ہے۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے واقعی قابلِ تمسخر باتیں کیں۔ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوا۔ کہ جیسے حضرت مرزا صاحب کے دشمنوں نے کہا۔ کیوں انہوں نے ایسی باتیں کیں جو قابلِ تمسخر ہیں۔ ویسے ہی سب انبیاء کے دشمنوں نے ان انبیاء کے متعلق کہا۔ مگر خدا کہتا ہے یہ ہنسی یہ تمسخر جو انبیاء سے کرتے ہیں۔ ان کے کام نہ آئے گا۔ یہ زمین ہی میں ذلیل اور رسوا ہو کر رہینگے کیونکہ خدا کہتا ہے۔ یا حسرۃً علی العباد اے افسوس ان بندوں پر۔ اور جس پر خدا افسوس کرے اس کی حالت کس قدر قابلِ افسوس ہوگی۔ بندے کسی کی قابلِ افسوس حالت ہو جانے کے بعد افسوس کرتے ہیں۔ مگر خدا پہلے ہی کرتا ہے۔ کیونکہ جس طرح خدا کہتا ہے۔ اسی طرح ہو کر رہتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جب کوئی رسول آتا ہے تو خدا کو افسوس آتا ہے کہ کیوں اس سے ہنسی ٹھٹھا کر کے لوگ اس کے غضب کو بڑھاتے ہیں۔ تو یہ لوگ آج ہنستے ہیں مگر ایک دن آئے گا۔ کہ ساری دنیا ان پر روئیگی پس اگر اب حضرت مرزا صاحب کی باتوں پر لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں۔ تو کسی کو حیران نہیں ہونا چاہیئے تم مت گھبراؤ۔ کہ کیا وجہ ہے۔ خدا کا مسیح آیا۔ اور لوگ اس سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا کہتا ہے۔ آدمؑ سے اسی طرح ٹھٹھا کیا گیا۔ پھر مت گھبراؤ۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ سے کیوں ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا کہتا ہے کہ نوحؑ سے بھی اسی طرح کیا گیا۔ پھر مت حیران ہو۔ کہ حضرت صاحب کی باتوں پر لوگ کیوں استہزا کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا کہتا ہے۔ موسیٰؑ عیسیٰؑ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ میں لوگ ان سے بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

انبیاء سے تمسخر کرنیوالوں کا انجام

مگر ان باتوں کے نتیجے کیا ہوئے یہی کہ یا حسرۃً علی العباد ایک وہ دن آیا۔ کہ لوگ ان پر حسرت کرنے لگے۔ یہی حالت حضرت مرزا صاحب پر تمسخر کرنے والوں کی ہو رہی ہے۔ ہمارے سلسلہ کے مخالف کہتے ہیں۔ ہم پر کیا حسرت ہوئی۔ ہم تو تم سے زیادہ ہیں۔ مگر دیکھو آج اسلام پر تیرہ سو سال سے زیادہ گذر چکے ہیں۔ مگر مسلمان کہلانیوالوں سے دوسرے لوگ زیادہ ہیں۔ دُنیا کی ساری آبادی ایک ارب بیس کروڑ بتائی جاتی ہے۔ اور یورپین لوگ کہتے ہیں مسلمان ۲۰ کروڑ ہیں۔ اور مسلمان کہتے ہیں۔ ہم ۴۰ کروڑ ہیں۔ اگر یہی تعداد مان لیں۔ تو بھی کس قدر مخالف زیادہ ہیں۔ باوجود اس کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کی طرف آئے۔ اور اس پر تیرہ سو سال گذر چکے۔ آپ کے منکروں کی تعداد دُگنی ہے بہ نسبت ماننے والوں کے۔ پس اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماننے والوں کی تعداد نہ ماننے والوں سے اتنے عرصہ میں زیادہ نہیں کر سکے۔ اور اس کا آپ کی صداقت پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ تو اس زمانہ میں خدا نے جو مامور بھیجا ہے۔ اور جو آپ کے خادموں میں سے ایک خادم ہے۔ اور جس نے آپ سے بڑائی کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس کے لئے کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اس کے ماننے والوں کو ابھی سے ظاہری غلبہ حاصل ہو جائے۔ پھر حضرت مسیح ناصری سے کیا ہوا۔ کیا وہ اپنی زندگی میں دیکھ سکے۔ کہ ان کے ماننے والے اپنے دشمنوں پر غالب آ گئے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ کئی سو سال ان کی وفات کے بعد عیسائیوں کو غلبہ حاصل ہوا۔ اور دو سو سال تک دشمن ان پر غالب رہے پس حضرت مسیح موعودؑ کی وفات نے آپ کے مخالفین کو کیونکر ہم سے یہ مطالبہ کرنے کا حق دیدیا ہے کہ کیوں ابھی سے آپ کی جماعت ساری دُنیا پر غالب نہیں آجاتی۔

ظاہری غلبہ کے متعلق اعتراض کا جواب

جو حالت حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد ہماری تھی۔ وہی حضرت مسیحؑ کی وفات یا بقول ہمارے مخالفین ان کے آسمان پر چڑھنے کے وقت تھی۔ پس اسوقت اگر فوق الذین کفروا کا ارشاد سچا تھا۔ تو آج مولوی اس بات پر کیوں چیختے اور شور مچاتے ہیں۔ کہ احمدیوں کو مخالفین پر ابھی ظاہری غلبہ حاصل نہیں ہوا۔ اگر پہلا مسیح ظاہری غلبہ نہ ہونے سے جھوٹا نہیں تھا۔ تو آج مسیح موعود کیونکر جھوٹا ہو سکتا ہے۔ اگر حضرت موسیٰ کی صداقت پر اس سے کوئی الزام نہیں آتا۔ کہ وہ باوجود حکومت حاصل ہونے کا وعدہ ملنے کے جنگل میں فوت ہو گئے۔ ان کی قوم ۴۰ سال تک بیابانوں میں بھٹکتی رہی۔ دشمن ان کے سامنے حکومت کرتا رہا۔ اور حضرت موسیٰ چٹان پر چڑھ کے دیکھتے رہے کہ دشمن حکومت کر رہا ہے۔ اور خود فوت ہو گئے۔ تو پھر کیوں کہا جاتا ہے۔ کہ چونکہ مرزا صاحب نے دشمنوں پر غلبہ نہ دیکھا۔ اس لئے سچے نہ تھے۔ اگر حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اس طرح تکذیب نہیں ہوتی۔ تو کیا وجہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب اس سے جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب کے نشان

لوگ کہتے ہیں۔ مرزا صاحب نے کیا نشان دکھائے انکی فلاں پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ فلاں بات جھوٹی ثابت ہوئی۔ ہم کہتے ہیں۔ قرآن میں یہی لکھا ہے کہ سب انبیاء کو ان کے مخالف یہی کہتے رہے ہیں۔ بلکہ یہ کہتے رہے ہیں۔ کہ ان کی ساری باتیں جھوٹی نکلیں۔ پس اگر حضرت آدمؑ کے دشمنوں نے ان کے متعلق کہا کہ ان کی ساری باتیں جھوٹی نکلیں۔ مگر وہ سچے تھے۔ اگر حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق ان کے مخالفوں نے کہا۔ کہ ان کی ایک بات بھی پوری نہ ہوئی۔ مگر اس سے انکی صداقت میں فرق نہ آیا اگر حضرت ابراہیمؑ کے متعلق ان کو نہ ماننے والوں نے

507
Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہا۔ کہ ان کی سب باتیں غلط نکلیں۔ مگر اس سے ان کے نبی ہونے میں کوئی فرق نہ آیا۔ اگر حضرت عیسیٰؑ کے متعلق ان کے دشمنوں نے یہ کہا۔ کہ ان کی سب پیشگوئیاں جھوٹی ثابت ہوئیں۔ مگر اس سے وہ جھوٹے ثابت نہ ہوئے۔ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں نے آپ کے متعلق کہا کہ آپ کی سب خبریں غلط نکلیں مگر آپ کی صداقت پر اس سے حرف نہیں آیا۔ تو آج مسیح موعود کے دشمن مولویوں نے اگر یہ کہہ دیا کہ آپ کی ساری پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں۔ تو کیونکر آپ کی صداقت میں فرق آ گیا۔

منکر منکروں کے مثیل ہوتے ہیں

قرآن کریم میں آتا ہے۔ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۘ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ ۗ قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ (بقرہ آیت ۱۱۲) خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جاہل لوگ کہتے ہیں۔ کیوں خدا ہمیں خود نہیں کہتا۔ کہ یہ رسول سچا ہے۔ یعنی اگر یہ رسول سچا ہے۔ تو خدا کیوں ہمیں اس کے متعلق الہام نہیں کرتا۔ یا اگر یہ سچا ہے تو کیوں اس کی کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوتی۔ آگے فرماتا ہے۔ ہاں تمہارا یہی حق تھا۔ کہ تم کہتے ہمیں کوئی نشان نہیں ملا۔ کیوں؟ اس لئے کہ جن لوگوں کے تم جانشین ہو۔ وہ یہی کہتے آئے ہیں۔ بعینہ یہی بات وہ کہتے چلے آئے ہیں۔ جو تم کہتے ہو۔ کیوں؟ اس لئے کہ جس طرح نبی کا نبی مثیل ہوتا ہے۔ اسی طرح اس نبی کے وقت کے کافر پہلے نبیوں کے کافروں کے مثیل ہوتے ہیں۔ پس اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن یہ کہتے کہ آپ نے کوئی نشان نہیں دکھایا تو ٹھیک کہتے تھے۔ کیونکہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے دشمنوں کے مثیل تھے۔ اور اگر حضرت عیسیٰؑ کو ان کے دشمن کہتے تھے کہ کوئی نشان نہیں لایا تو سچ کہتے تھے۔ کیونکہ وہ حضرت موسیٰؑ کے دشمنوں کے مثیل تھے اور اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی ان کے مخالفوں نے کہا۔ تو ان کا کہنا حق تھا۔ کیونکہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے دشمنوں کے مثیل تھے۔ اور اگر حضرت ابراہیمؑ کو ان کے نہ ماننے والوں نے یہ کہا۔ تو ان کا حق تھا کیونکہ وہ حضرت نوحؑ کے دشمنوں کے مثیل تھے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کے دل مل گئے ہیں اسلئے کہتے ہیں کہ کوئی نشان نہیں لایا۔ حالانکہ ماننے والوں کے لئے بہیترے نشان ہیں۔ ہاں نہ ماننے والوں کے لئے نہیں

نشان ماننے والوں کے لئے ہوتے ہیں

شاید کوئی کہدے اَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ کے معنے یہ ہیں کہ کوئی نشان نہیں لایا۔ یہ نہیں کہ نشان جھوٹے ہیں۔ مگر یہ معنے نہیں ہو سکتے۔ میں پوچھتا ہوں۔ کیا ان نبیوں نے کوئی نشان دکھائے تھے یا نہیں۔ اگر دکھائے تھے۔ تو پھر یہی معنے ہونگے کہ انکے منکر کہتے تھے جو نشان تو پیش کرتا ہے۔ وہ جھوٹے اور غلط ہیں۔ اسکے علاوہ اور دکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ جس قوم میں یقین ہو۔ اس کیلئے تو بہت نشان بیان کئے گئے ہیں لیکن جو یہی کہتی رہے کہ کچھ نہیں ملا۔ حالانکہ اسے نشان دئیے جائیں۔ اور ہٹوں کی طرح یہی کہنا جانتی ہو کہ میں نہ مانوں میں نہ مانوں۔ اس کے لئے کہاں سے نشان آئے پس اس زمانہ میں بھی جن لوگوں نے مولویت اور مشیخت کو چھوڑ کر نٹوں اور بھانڈوں کا کام اپنے ذمہ لے لیا ہے اس قوم کے لئے کوئی نشان نہیں ہے۔ مثل مشہور ہے سوتے کو سب جگا سکتے ہیں۔ لیکن جاگتے کو کوئی نہیں جگا سکتا ⁂

سچے اور جھوٹے نبی کی پہچان

چونکہ یہ لوگ دل سے نشان لیتے ہیں کہ نبیوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ اس لئے انکار پر کمر باندھ لیتے ہیں۔ اور ہر بات کا انکار کرتے جاتے ہیں۔ ورنہ دیکھو سچے اور جھوٹے نبی کی پہچان نہایت آسان ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے یہ بتا دیا ہے۔ کہ نبی پہلے نبیوں کے مثیل ہوتے ہیں۔ اور کافر پہلے کافروں کے۔ اس معیار کے مطابق حضرت صاحب کے زمانہ کے متعلق دیکھو کہ کس کی جماعت کس سے ملتی ہے حضرت صاحب کی عادات اور طریق نبیوں سے ملتا ہے یا جھوٹوں سے۔ اور آپ کے نہ ماننے والوں کی عادات اور طریق پہلے نبیوں کے ماننے والوں سے ملتے ہیں یا کافروں سے۔ جس رنگ میں یا جس طریق سے یہ مولوی حضرت صاحب سے استہزا کرتے رہے ہیں۔ اور جن باتوں پر کرتے رہے۔ قرآن اور حدیث میں کیا یہ طریق نبیوں کا اور انکے ماننے والوں کا ہے۔ کوئی یہ تو ثابت کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے استہزا کرتے تھے۔ یا کوئی یہ تو ثابت کرے کہ حضرت موسیٰؑ یا حضرت عیسیٰؑ یا حضرت نوحؑ استہزا کرتے تھے۔ پھر کوئی یہ ثابت کرے کہ جس طرح یہ لوگ تمسخر اور استہزا کرتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی ایسا کیا۔ ہرگز نہیں اگر ہنسی اور ٹھٹھا کرنیوالا کوئی گروہ ہوگا تو نبیوں کا دشمن ہی ہوگا۔ نبی ہمیشہ سنجیدگی اور متانت سے لوگوں کو اپنی طرف بلاتے گا ⁂

نبی کے ماننے اور نہ ماننے والوں کے طریق عمل میں فرق

نبیوں کے دشمن استہزا سے کام لیتے ہیں۔ اور نبی اور اس کے ماننے والے سنجیدگی سے کام لیتے ہیں۔ کیونکہ خدا ان کے متعلق کہتا ہے۔ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ (۲۲-۳۶) کہ خدا کے ذکر پر ان کے دل نرم ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جن کے دل میں ایمان نہیں۔ اور یقین نہیں ہوتا۔ وہ ہنسی کی باتیں کرتے ہیں۔ اب دیکھو کونسی باتیں کس فریق میں پائی جاتی ہیں۔ آیا مسیح موعود بھی اسی طرح تمسخر اور ہنسی کرتے تھے۔ جس طرح آپ کے مخالف کرتے ہیں۔ آیا آپ بھی ایسی باتیں مخالفین کی طرف منسوب کرتے تھے جو وہ نہیں مانتے تھے۔ کبھی حضرت صاحب نے عیسائیوں یا آریوں یا غیر احمدیوں کے لئے ایسا کیا۔ اور ان کی طرف وہ باتیں منسوب کیں۔ جو وہ نہیں مانتے تھے۔ مگر ہمارے مقابلہ میں جتنی باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ وہ وہی ہیں۔ جن کا ہم انکار کرتے ہیں۔ اور پھر ان پر ہنسی اُڑائی جاتی ہے۔ بیشک ہر مخالف اعتراض کر سکتا ہے۔ اگر ہم حضرت صاحب کو خدا کہتے ہوں مگر ہم تو انہیں خدا کا بندہ مانتے ہیں اور وہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام۔ پھر اعتراض کیسا۔ اسی طرح اگر ہم انہیں خدا کا بیٹا کہتے تو اعتراض ہو سکتا تھا۔ مگر جب ہم کہتے ہی نہیں۔ اور نہ یہ مانتے ہیں تو کسی کا کیا حق ہے کہ ہم پر اعتراض کرے ⁂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس اگر یہ لوگ حضرت داؤدؑ کو ایک بے گناہ کا قاتل۔ اور اس کی عورت کا عاشق۔ اور عورت چھین لینے والا کہتے ہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب کو اگر انہوں نے کہا۔ کہ لڑکیوں کے پیچھے پھرتے رہے۔ تو کونسی بڑی بات ہے۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ تم میں سے بہت اس لئے ناراض ہوئے کہ مخالف کہتے ہیں۔ مسیح موعود دنیا کے پیچھے پڑا رہا لیکن ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ نبی تھے۔ اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ گھوڑے دیکھتے رہے اور نماز چھوڑ دی پس اگر حضرت سلیمانؑ کو نبی مان کر دُنیا کے پیچھے پڑا رہنے والا کہہ سکتے ہیں تو حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا کہہ کر یہ کہیں تو کیا تعجب ہے۔

پھر یہ لوگ جس کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں اور جس کی جھوٹی عزت کا دعویٰ کرکے ہمارے ساتھ لڑنے کے لئے آتے ہیں دیکھو اس کے متعلق کیا اندھیر مچاتے ہیں۔ ان کے بڑے بڑے یہ مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش ہوئی۔ کہ کافروں کو خوش کریں۔ یہ شیطانی خواہش تھی۔ شیطان نے قرآن نازل ہوتے وقت یہ نازل کر دیا۔ تلک الغرانیق العلی۔ وان شفاعتھن لترتجی یہ بُت ایسی اعلیٰ ہستیاں ہیں۔ کہ ان کی شفاعت کی اُمید کی جا سکتی ہے۔ آہ! جنھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں شیطانی خواہش پیدا ہونا جائز قرار دیا۔ جن کا یہ خیال ہو کہ شیطان نے آپ پر ایسی باتیں اُتاریں۔ وہ اگر کہیں کہ مرزا صاحب نے خود باتیں بنا لیں۔ تو کونسی تعجب کی بات ہے پھر تم کہتے ہو۔ مخالف مولوی یہ کہتے رہے ہیں۔ کہ مرزا صاحب میں یہ عیوب تھے۔ مگر یہ لوگ یہاں تک کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اتنا گناہ کیا تھا۔ کہ اس کی وجہ سے مدینے کی دیواروں تک عذاب آ گیا تھا۔ اور وہ گناہ یہ تھا۔ کہ خدا کا حکم تھا۔ قیدیوں کا فدیہ نہ لو۔ اور حضرت عمرؓ نے آپ کو سمجھایا بھی۔ مگر آپ نہ سمجھے۔ اور فدیہ لے لیا۔ اس لئے خدا نے کہا قریب تھا کہ عذاب نازل کیا جاتا۔ پس اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کے نزدیک عذاب نازل ہو سکتا تھا۔ تو تمہارے لئے کیا تعجب کی بات ہے۔ اگر یہ حضرت صاحب کی طرف کوئی گناہ یا عیب منسوب کریں۔ پھر اگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ محمدی بیگم جو حضرت مرزا صاحب کی پھوپھی کی بیٹی تھی اس پر آپ عاشق تھے۔ اور اس کے پیچھے پڑے رہے۔ تو یہی الزام یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لگاتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ آپ نے اپنی پھوپھی کی بیٹی کو ننگا دیکھا۔ اور اس پر عاشق ہو گئے۔ اور اس کے خاوند سے طلاق دلا کر خود نکاح کر لیا۔ یہ باتیں ان کی تفسیروں میں موجود ہیں۔ پس جو قوم ایسی بے حیا ہو۔ کہ جس کی ایک طرف تو خاتم الانبیاء کہتے کہتے زبان نہیں تھکتی۔ اور دوسری طرف کہتی ہو کہ وہ زینب کو ننگا دیکھ کر اس پر عاشق ہو گیا تھا اس سے ہمیں کس سلوک کی اُمید ہو سکتی ہے۔

پھر یہ لوگ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہودیوں نے جادو کر دیا تھا جس سے آپ کی ایسی حالت ہو گئی تھی کہ جماع کرتے تھے۔ اور بھول جاتے تھے۔ کھانا کھاتے تھے۔ مگر پتہ نہ تھا۔ آخر سحر اور ٹونہ نکالا۔ تب آپ کی حالت اچھی ہوئی۔ اگر یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ باتیں کہہ سکتے ہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب کو گالیاں دیں۔ تو کونسی تعجب کی بات ہے۔ مگر اس سے بڑھ کر ایک اور خطرناک بات کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپ کر اور پوشیدہ طور سے ایک لونڈی سے صحبت کی جس کا آپ کی ایک بیوی کو پتہ لگ گیا۔ آپ نے اس کی منتیں کیں۔ اور کہا کہ کسی کو نہ بتانا۔ جو لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسی باتیں لکھتے ہیں کیا تعجب ہے۔ کہ اگر وہ حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کریں۔ پس ان کی باتوں سے مت گھبراؤ۔ کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں گذرا۔ جس کی ان مولویوں نے بے عزتی نہیں کی۔ اور نبیوں پر انہوں نے چوری، جھوٹ، دغا، قتل، زنا کے الزام نہیں لگائے۔ اگر انہوں نے ان انبیاء کو سچا مانتے ہوئے یہ کیا ہے۔ تو جسے سچا نہیں مانتے۔ اس کے ساتھ جو کچھ کریں۔ تھوڑا ہے۔

مخالف مولویوں سے ایک شکوہ

ہاں صرف ایک شکوہ ہے۔ اور وہ یہ کہ اے مولویو! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کہلانے والو! اے عقل و خرد کا دعویٰ کرنے والو! جب تم کسی نبی کو چور، کسی کو جھوٹا۔ کسی کو دوسرے کی عورت چھین لینے والا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پھوپھی کی شادی شدہ بیٹی پر عاشق ہو کر اس سے شادی کرنے والا کہتے ہو۔ اور باوجود اسکے ان کو سچے نبی مانتے ہو۔ تو کیوں آج اس نبی کو نہیں مانتے جس پر اسی قسم کے الزام لگاتے ہو۔ تم تو ہمیشہ نبیوں کے عیب نکالتے چلے آئے ہو۔ جو تمہاری عقل کی کوتاہی ہے۔ پھر آج کیوں انکار کر رہے ہو۔ یہ سوال تم ان لوگوں سے کر سکتے ہو۔ اور یہ جائز سوال ہے کیونکہ ایک بھینگا جس کو تجربہ ہو۔ کہ وہ ایک چیز کو دو ہی دیکھتا ہے۔ وہ اس بات کو سمجھ جاتا ہے۔ اور جب وہ دیکھتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ ایک ہی ہے۔ کہتے ہیں۔ کوئی بھینگا نوکر تھا۔ آقا نے اسے کہا کہ شیشہ اُٹھا لاؤ۔ وہ گیا تو اُسے دو شیشہ نظر آئے۔ واپس آ کر آقا سے کہا۔ کونسا لاؤں۔ آقا نے کہا۔ ایک ہی ہے وہ لے آؤ۔ مگر وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ کہ دو ہیں۔ تنگ آ کر آقا نے کہا۔ ایک کو توڑ دو۔ اور دوسرا لے آؤ۔ اس نے جب ایک کو توڑا۔ تو کوئی بھی نہ رہا۔ اس سے اس کو معلوم ہو گیا کہ میں ایک ہی کو دو دیکھتا تھا تو بھینگے کو پتہ ہوتا ہے۔ کہ چیز ایک ہوتی ہے۔ اور وہ دیکھتا دو ہے مگر افسوس! ان بھینگوں پر۔ کہ حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں انہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح کہا گیا ہے۔ حضرت صاحب لکھتے ہیں مجھے حیض آیا۔ اگر اس کا یہی منشاء ہے۔ تو بے شک اس پر ہنسی اڑائی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر خود حضرت صاحب نے اس کی تشریح کر دی ہے۔ تو اس تشریح کو چھوڑ کر اور رنگ میں پیش کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان لوگوں سے شرافت مٹ گئی ہے۔ اور انہیں خوف خدا نہیں رہا۔ غرض میں نے بتایا ہے کہ استہزاء ہونا سارے نبیوں کی سنت چلی آ رہی ہے۔ اس لئے دوستوں کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ جو کچھ پہلوں سے گذرا تم نہیں بچ سکتے۔ کہ تم سے نہ گذرے ؎

پہلے نبیوں کا بروز اور ان کے مخالفین کے بروز

یاد رکھو کہ جن حالات میں سے پہلے نبیوں کی قومیں گذری ہیں ان ہی حالتوں میں سے پچھلے نبیوں کی گذریں گی۔ پس اے دوستو! اور عزیزو! جو جماعت احمدیہ میں سے ہو۔ گھبراؤ نہیں۔ کیونکہ یہ خدا کی سنت پوری ہو رہی ہے۔ اور خدا بتا رہا ہے۔ کہ جس طرح آج مثیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم آیا ہے۔ مثیل ابوجہل بھی آئے ہیں اور دکھاتا ہے۔ کہ اس وقت جس طرح حضرت موسےٰ اور حضرت عیسیٰؑ آئے۔ اسی طرح اس وقت فریسی اور فقیہی بھی آئے۔ پس اے عزیزو۔ جس طرح حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ آئے۔ اسی طرح شداد اور نمرود بھی آ گئے۔ تم کس طرح امید کر سکتے ہو۔ کہ خدا کی طرف سے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ اور حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ تو آئیں۔ مگر شداد اور نمرود نہ ہوں۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ آئیں۔ مگر ابوجہل عتبہ۔ شیبہ نہ آئیں۔ اگر ہدایت سے روکنے کے لئے شیطان موجود ہے۔ تو کیوں ہدایت سے روکنے کیلئے ابوجہل پیدا نہ ہو۔ ضرور ہے۔ کہ جو عیسیٰؑ کے مقام پر کھڑا کیا جائے۔ اس کے لئے فریسی بھی پیدا ہوں۔ اور ضرور ہے۔ کہ جو موسیٰؑ کے مقام پر کھڑا کیا جائے۔ اس کے لئے فرعون بھی پیدا ہو۔ پھر ضرور ہے۔ کہ جو ابراہیمؑ کے مقام پر کھڑا کیا جائے۔ اس کے لئے نمرود اور شداد بھی ہو۔ کیونکہ خدا کہتا ہے۔ کہ انبیاء کے مخالفوں کے دل مل جاتے ہیں۔

مخالفین کا وجود ثبوت ہے مسیح موعود کے آنے کا

پس تم کیوں گھبراتے ہو۔ بے شک تم میں غیرت پیدا ہونی چاہیئے اور تم سے بڑھ کر مجھ میں غیرت ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ گھبراؤ نہیں۔ مایوس نہ ہو۔ کیونکہ ان لوگوں کا وجود ہی بتا رہا ہے۔ کہ مسیح موعود آ گیا۔ اس زمانہ میں اگر کوئی بروز ابوجہل موجود ہے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ محمد صلعم کا بھی بروز آ گیا۔ کیونکہ خدا کی رحمت کی صفت غضب پر غالب ہے۔ ابوجہل کا بروز غضب ہے۔ اور یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ غضب ہو۔ اور رحمت کا وجود نہ ہو۔ اسی طرح اگر تمہیں فریسی اور فقیہی نظر آتے ہیں۔ تو خوش ہو۔ کہ مسیح موعود آ گیا۔ اسی طرح اگر فرعون صفت لوگ دیکھو۔ تو جان لو۔ کہ خدا نے مثیل موسیٰؑ کو مبعوث کر دیا۔ کیونکہ ہر فرعونے را موسیٰ ضروری ہے پس ان لوگوں کی شرارتوں سے نہ گھبراؤ۔ کیونکہ خدا کہتا ہے۔ یہ پہلوں کے مثیل ہیں اور ضرور ہے۔ کہ پہلے نبیوں کا مثیل بھی آئے۔ پس اس بات پر کیوں رنج کرتے ہو۔ کہ یہ لوگ حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا اور مفتری کہتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کی نسبت تو جو چاہیں کہیں۔ کیونکہ انہیں سچا نہیں سمجھتے۔ ان مولویوں نے تو ان کو بھی نہیں چھوڑا۔ جن کو یہ سچا مانتے ہیں ؎

ہر نبی کی عزت ان مولویوں نے برباد کی

میں نے پہلے بھی بتایا تھا کوئی نبی ایسا نہیں ہے۔ جس کی عزت ان کے ہاتھوں برباد نہیں ہوئی۔ سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔ یہ مولوی جو حضرت صاحب پر تمسخر کرتے رہے کیا وہ یہ نہیں کہتے۔ کہ آدم علیہ السلام کو خدا نے ایک حکم دیا تھا۔ جسے اس نے توڑ دیا۔ اور گنہگار بنا۔ یہی مولوی اگر کہیں کہ مرزا صاحب نے گناہ کیا۔ تو کیا بڑی بات ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو تو یہ لوگ نبی کہتے ہیں [illegible] حضرت مرزا صاحب کو نبی نہیں کہتے۔ پھر یہ لوگ حضرت نوحؑ کو بھی گنہگار قرار دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے خدا تعالےٰ کی گستاخی کی۔ اور مقابلہ کیا۔ پس اگر یہ لوگ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مان کر یہ کہیں کہ وہ خدا کا گستاخ تھا۔ تو حضرت مسیح موعود کو جھوٹا سمجھتے ہوئے اگر کہیں۔ کہ انہوں نے خدا کے احکام کو توڑا۔ تو یہ کونسی بڑی بات ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں۔ ابراہیمؑ جھوٹا تھا۔ ایک دفعہ اس نے اپنی بیوی کو بہن کہا۔ ایک دفعہ بیمار نہ تھا۔ مگر بحث سے جان چھڑانے کے لئے کہدیا۔ کہ میں بیمار ہوں۔ پس یہ لوگ اگر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابوالانبیاء کہکر جھوٹا کہتے ہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا سمجھتے ہوئے جھوٹا کہیں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ پھر یہ لوگ کہتے ہیں۔ حضرت یوسفؑ نے چوری کی تھی۔ اور ان کی چوریاں گناتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام بدکاری میں مبتلا ہوئے۔ مگر حضرت یعقوبؑ نے ہٹا لیا۔ پس اگر حضرت یوسفؑ کو نبی مان کر یہ لوگ چور اور بدکار کہتے ہیں۔ تو اس کو جسے جھوٹا کہتے ہیں۔ ان کے بُرا بھلا کہنے پر کیا تعجب ہے۔ پھر یہ لوگ حضرت موسیٰؑ کو خدا کا نبی مانتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت موسیٰؑ نے جانتے بوجھتے ایک ناحق قتل کیا تھا۔ پس اگر یہ لوگ حضرت موسیٰؑ کو خدا کا نبی مانتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے بلاوجہ قتل کیا تھا۔ تو پھر اگر یہ کہیں۔ کہ مرزا صاحب نے لیکھرام کو مروا دیا۔ تو افسوس کی کیا وجہ ہے غرض انہوں نے ان بزرگوں کی جن کا ادب کرنے کا یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ پگڑیوں پر بھی ہاتھ مارے ہیں پھر جن کو یہ جھوٹا کہیں۔ وہ ان سے کیونکر بچ سکتے ہیں۔ تم میں سے بہتوں کے چہرے یہ سن کر سرخ ہو گئے کہ انہوں نے کہا مرزا صاحب عورتوں کے پیچھے پھرتے ہے۔ مگر حضرت داؤد علیہ السلام جن کو یہ نبی مانتے ہیں۔ ان کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ وہ عورت کے پیچھے پڑا رہا۔ آخر اس کے خاوند کو دھوکہ سے جنگ پر بھیجکر مروا دیا۔ ایسی باتوں سے ان کی تفسیریں اور روایتیں بھری پڑی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشہ طبابت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ہدایات

پلیگ ڈیوٹی پر جانیوالے ایک ڈاکٹر سے خطاب

ذیل میں وہ ہدایات اور نصائح درج کی جاتی ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس عاجز کو پلیگ ڈیوٹی پر جانے سے پہلے اپنی ایک پرائیویٹ ملاقات میں طبی عملی زندگی کے متعلق فرمائیں خاکسار نے مناسب سمجھا کہ انہیں اپنے ہم پیشہ احباب و دیگر احباب کے فائدہ کے لئے اخبار الفضل میں شایع کرا دوں۔ حضور تقریر کی طرز پر ایک گھنٹہ سے زیادہ نصائح فرماتے رہے۔ اور عاجز کو مختصر نوٹ لینے کا حکم دیا۔ تاہم میں ان کو ذرا تفصیل کے ساتھ درج کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے ہم پیشہ احباب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؁

پہلی نصیحت فرمایا: شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ اصل سبب وہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت شافی ہے جو علاج میں کام آتی ہے۔ ڈاکٹر اور طبیب اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے مظہر ہوتے ہیں۔ اس لئے چاہیئے کہ علاج کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف پوری توجہ ہو۔ اور اس سے دعا کرو۔ کہ علاج میں تمہاری مدد کرے۔ پھر سب مریضوں کے لئے دعا کرو۔ اور بعض مریضوں کا نام لے کر بھی دعا کرو۔ مثلاً جن کو زیادہ تکلیف ہو۔ علاج میں تمہارا منشاء شہرت حاصل کرنا نہ ہو۔ بلکہ اس نیت سے علاج کرو کہ خدا کے بندوں کی تکلیف دُور ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی تکلیف کو دیکھ نہیں سکتا۔ اس لئے تمہاری نیت بھی علاج کرتے وقت یہی ہو کہ مریضوں کی تکلیف دُور ہو۔ نہ یہ کہ لوگ کہیں۔ بہت لائق ڈاکٹر ہے۔

دوسری نصیحت دوسرے اپنی لیاقت کا گھمنڈ نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر کسی مریض کو شفا ہو گئی۔ تو یہ کوئی تمہاری محنت اور عقل کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ یہ قانون قدرت کے ماتحت ہے۔ یہ تمہاری بہادری نہیں۔ تم نے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین پر عمل کیا۔ اور نتیجہ نیک پیدا ہُوا۔ پس تمہارا کام یہ ہے۔ کہ ان قوانین پر عمل کرو۔ اور نتیجہ کو خدا کی طرف منسوب کرو۔ دیکھو اگر ایک آدمی منی آرڈر کے فارم پر نام اور پتہ لکھ کر ڈاک خانہ میں روپے دینے جائے۔ اور پوسٹ ماسٹر اس سے روپے لے لے۔ لیکن ایک دوسرا شخص یونہی ایک ردی کاغذ پر پتہ لکھ کر لیجائے اور اس کا کاغذ پوسٹ ماسٹر رد کر دے۔ تو پہلا آدمی اس بات پر فخر نہیں کر سکتا۔ کہ اس نے اپنی عقل اور فراست سے ایسا قانون نکالا کہ اس کے روپیے لے لئے گئے۔ کیونکہ اس نے تو پوسٹ آفس کے مقرر کردہ قوانین پر عمل کیا ہے۔ اس لئے اسکے روپے لے لئے گئے ہیں۔ تو مقررہ قواعد پر عمل کرنا انسان کا کام ہوتا ہے۔ آگے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ ان قواعد کے ماتحت نکلتا ہے۔ اور قواعد بنانیوالے کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔ یہی حال ڈاکٹر کا ہے ؁

تیسری نصیحت کوئی پیشہ دین کے رستہ میں روک نہ ہو۔ کیونکہ یہ کوئی علیحدہ چیز نہیں۔ بلکہ یہ سب دین کے ماتحت ہی آجاتے ہیں۔ ہر علم اور پیشہ والے کا فرض ہے کہ اپنے علم سے دین کی خدمت بھی کرے۔ اور شریعت کے احکام کی حکمت اور مصلحت معلوم کرے۔ ڈاکٹروں اور طبیبوں کو چاہیئے کہ جو اعتراض اسلام پر پڑتے ہوں۔ ان کا طب کی رُو سے جواب دیں اپنے پیشہ کو دین کا ممد بنائیں۔ سائنس دانوں کی کتابیں غیر متعصب ہو کر پڑھیں۔ اور اگر کوئی اعتراض اسلام پر پڑتا ہو۔ تو اسپر غور کریں۔ اور اس کا جواب سوچیں۔ میں جب کسی کتاب کا مطالعہ کرتا ہوں۔ تو اس بات کو مدنظر رکھتا ہوں۔ کہ اس سے اسلام پر کیا اعتراض پڑتا ہے۔ اور پھر اس کا جواب سوچتا ہوں۔

چوتھی نصیحت مریض کا دل نرم ہوتا ہے۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ اس کو تبلیغ کی جائے۔ اس حالت میں انسان حق کی طرف جلدی رجوع کرتا ہے۔ مریض کو تین باتوں کا فکر ہوتا ہے۔ اوّل اپنی زندگی کا۔ دوم اپنے رشتہ داروں کی حالت کا۔ اور تیسرے اپنی عاقبت کا۔ ان سب کو مدنظر رکھ کر اس کو تبلیغ کرو۔ اور بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پکار کو سنتا ہے۔ اور وہ گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں شفا ہے۔ پہلے اخلاق کو لو۔ اور اس کے بعد مذہبی مسائل کا ذکر کرو۔ پہلے ہی اس سے وفات مسیح کا ذکر شروع کر دو۔

پانچویں نصیحت اپنی زندگی کو اپنے پیشہ کے لئے وقف سمجھو۔ اور اپنے ذاتی آرام کو اسپر ترجیح نہ دو۔ مثلاً آدھی رات کے وقت کوئی بلانے آئے۔ تو اس وقت نیند اور آرام کا خیال نہ کرو۔ کوئی شدید مرض ہو یا خطرناک وبائی مرض۔ مثلاً پلیگ یا ہیضہ کا کیس ہو۔ تو ان کو دیکھنے سے انکار نہ کرو ہاں جو ضروری احتیاط ہے۔ وہ کر لو۔

خاکسار نے عرض کی۔ کہ ہمارے ایک پروفیسر کہا کرتے ہیں۔ کہ نمونیائی پلیگ کے مریض کو کبھی دیکھنے نہ جاؤ۔ کیونکہ اس نے خود تو بچنا نہیں۔ اور تم بھی ساتھ ہلاک ہو جاؤ گے ؁

فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ ہونے اور اپنی کم علمی کا نتیجہ ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ لکل داء دواء۔ ہر مرض کا علاج موجود ہے۔ یہ غلط بات ہے کہ فلاں مریض ضرور مر جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہارے نسخہ سے وہ مریض بچ جائے۔ پس یہ مت کہو کہ فلاں مرض لاعلاج ہے۔ بلکہ یہ کہو کہ ہم کو ابھی تک اس کا علاج معلوم نہیں۔ ناک اور منہ پر پٹی باندھ کر بے شک مریض کو دیکھو۔ اور علاج کرو۔ کیونکہ جس دن سے تم نے امتحان پاس کیا ہے۔ یہ تمہارا فرض ہو گیا ہے۔ کہ مریضوں کو آرام پہنچاؤ۔

چھٹی نصیحت علاج کے معاملہ میں اُمراء اور غرباء سے برابری کا سلوک کرو۔ اور غرباء سے انکساری سے کام لو۔ یہ پیشہ کا وقار ہے۔ اُمراء کا اس خیال سے علاج نہ کرو۔ کہ ان کا کوئی تم پر رُعب ہے یا تم ان سے ڈرتے ہو۔ بلکہ اپنے وقار کو قائم رکھو۔ اور ان کی اس لئے زیادہ پرواہ نہ کرو کہ وہ دولتمند ہیں۔ ان کا فیس دینا کوئی احسان کرنا نہیں تم کام کرو گے اور پیسے لو گے *

ساتویں نصیحت مطب یعنی پرائیویٹ پریکٹس میں سب سے ضروری بات مریضوں کی ترتیب ہے۔ جو پہلے آئے۔ اُسے پہلے دیکھو جو بعد میں آئے۔ اُسے بعد۔ خواہ کوئی معمولی چپڑاسی ہو۔ خواہ شہر کا رئیس۔ خود دیکھ لو۔ کہ کون پہلے آیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل اس بات کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ اس میں کچھ استثنائی صورتیں بھی ہیں جہاں ترتیب کو بدلنا ہو گا۔ مثلاً کوئی مریض بہت نازک حالت میں ہو۔ جیسے پیشاب کے رُک جانے یا فتق وغیرہ میں بعض دفعہ ہو جاتی ہے۔ تو ان کو پہلے دیکھ لو۔ یا اُسے جس کا ادب اور احترام ضروری ہو۔ مثلاً مذہبی پیشوا۔ یا سلسلہ کے بزرگ یا والدین اور قریبی رشتہ دار۔ سرکاری افسروں کا بھی لحاظ رکھو۔ اس لئے نہیں کہ وہ امیر ہیں۔ بلکہ قانون کی پابندی اور احترام کے لئے آفیسر خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ امیر ہو یا غریب۔ ان سب کو ترجیح دو۔

آٹھویں نصیحت کسی مریض کے بیان کو حقیر نہ سمجھو۔ یہ نقص بہت سے ڈاکٹروں میں پایا جاتا ہے مثلاً ہسٹیریا والے مریض کو کہدیتے ہیں۔ یہ کوئی مرض نہیں۔ صرف وہم ہے۔ اور علاج کی طرف توجہ کم کرتے ہیں۔ یا اعصابی کمزوری کی وجہ سے ضعف قلب ہو تو ڈاکٹر نبض دیکھ کر کہدیگا۔ کچھ نہیں محض تمہارا خیال ہے۔ اس خیال سے علاج سے بے پرواہی کرو۔ آخر وہم بھی تو کسی مرض کا نتیجہ ہے۔ اس کا سبب معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ ممکن ہے یہی علامت جسکو تم اب وہم خیال کرتے ہو کسی آئندہ آنیوالی مرض کی علامت ہو۔ ڈاکٹر میکنزی نے حال ہی میں تحقیقات کی ہے کہ جن علامات کو ہم وہم اور خیالی سمجھ کر چھوڑ دیا کرتے تھے معلوم ہؤا کہ پندرہ یا بیس سال کے بعد کوئی مرض ہو گیا جس کی وہ پہلی علامت تھی۔ اسلئے چاہیئے کہ علاج سے بے پرواہی نہ کرو۔ اور اس کا سبب معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ ممکن ہے کسی اندرونی غدود کی رطوبت کے کم ہو جانے سے یہ وہم پیدا ہو گیا ہو۔ وہم بذات خود مرض ہی۔ اور تکلیف تو بہر صورت مریض کو ہے۔ اسلئے آپکو چاہیئے کہ انکی تکلیف کو دور کریں

نویں نصیحت اپنے علم اور تجربہ پر بھروسہ نہ کرو۔ اور اندھا دھند دوائی نہ دیتے جاؤ۔ یعنی یہ قاعدہ کُلیتہً نہ سمجھ لو۔ کہ فلاں دوائی فلاں مرض میں ہر ایک کے لئے مفید ہے۔ بعض ڈاکٹروں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ ہمیشہ ایک ہی دوائی جو انہوں نے ۱۸۸۰ء میں پڑھی تھی دیتے رہتے ہیں۔ جدید علاج معلوم کرتے رہو۔ یہ مت سمجھو کہ تم نے اب سب کچھ سیکھ لیا ہے۔ بلکہ اخیر عمر تک سیکھتے رہو۔ تحقیقات کرنے کی عادت ڈالو۔ عموماً تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک تو وہ جو نئی تحقیقات کو سنتے ہی نہیں۔ اپنے پُرانے نسخے ہی چلاتے جاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو نئی تحقیقات سُنتے ہیں۔ مگر ہر ایک بات کو رد کر دیتے ہیں۔ اور تیسری وہ لوگ جو ہر ایک بات کو مان لیتے ہیں۔ یہ تینوں طریق غلط ہیں۔ چاہیئے کہ جدید تحقیقاتوں کا مطالعہ کرو۔ اور پھر عقل سے کام لو۔ اگر ان پر علمی جرح مشکل ہے۔ تو عمل سے معلوم کرو کہ فلاں دوائی اچھی ہے یا نہیں۔ اور تجربہ سے معلوم کرو کہ فلاں دوائی کس حد تک فائدہ کرتی ہے۔ اپنے مریضوں پر انکو آزماؤ۔ اور پھر نتیجہ نکالو کہ اس علاج کو جاری کرنا چاہیئے یا رد کرنا چاہیئے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ اگر خود تجربہ نہیں کر سکتے۔ تو پھر شہادت لو۔ یعنی دوسرے ڈاکٹروں نے جو تجربے اس علاج کے متعلق اپنے ہسپتالوں میں کئے ہوں۔ انکے نتائج معلوم کرو۔ مگر محقق کی بات کا اعتبار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اوّل تو وہ لوگ اپنے تجارب چیدہ چیدہ لوگوں پر کرتے ہیں دوسرے وہ مبالغہ سے کام لیتے ہیں اسلئے چاہیئے کہ جب کوئی نیا علاج نکلے تو اسکو نہ تو فوراً ہی مان لو اور نہ ہی فوراً رد کر دو۔ بلکہ خود عملی طور پر معلوم کرو۔ یا دوسرے ڈاکٹروں کی شہادت پر اعتبار کرو۔ اور اس طرح اس علاج کے متعلق فیصلہ کر لو *

دسویں نصیحت علاج میں مریض کی حالت اور عادات کا لحاظ رکھو۔ میرا یہ خیال ہے کہ ہر مریض کی مرض مختلف ہوتی ہے ڈاکٹر اسباب کو بعض دفعہ نظر انداز کر دیتے ہیں مثلاً بعضوں کو خاص غذا ہضم نہیں ہوتی۔ مجھے دودھ ہضم نہیں ہوتا۔ اور بہت سے ڈاکٹروں نے کئی طریقوں سے مجھ کو دودھ ہضم کرانے کی کوشش کی ہے مگر مجھے ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ اگر غیر معمولی سامان پیدا کر دے تو وہ اور بات ہے۔ میں ایک دفعہ بھیرہ پہنچی تبدیل ہوا کے لئے گیا۔ راستہ میں ایک مرید نے دودھ کا ایک پیالہ پیش کیا۔ میں نے کہا کہ مجھ کو دودھ ہضم نہیں ہوتا۔ اور اس سے تکلیف بڑھ جائیگی۔ اس نے جب بہت اصرار کیا تو میں نے دودھ پینا شروع کر دیا اور سارا پیالہ پی گیا۔ مجھ کو وہ دودھ ہضم ہو گیا۔ اور اسکے ۲ ماہ تک مجھ کو دودھ ہضم ہوتا رہا۔

تو اس طرح بعض لوگوں کا مرض بڑھ جاتا ہے اس کا خیال رکھنا چاہیئے اس سے پوچھ لو۔ اگر اس کو کسی خاص غذا یا دوا سے تکلیف ہوتی ہو۔ تو وہ نہ دو۔ علاج میں Idiosyncrasy کا خیال رکھو اور اس پر عمل کرو۔ ہاں اگر محض رسم اور وہم کا نتیجہ ہو تو اس کا خیال نہ کرو۔ مثلاً بعض لوگ کونین نہیں پی سکتے۔ اس خیال سے کہ خشک اور گرم ہے تو اس صورت میں اس کا مزا بدلکر دیدو۔ لیکن اگر کوئی غذا ہو۔ جو روز کھاتے ہیں تو وہ وہم نہیں ہے۔ مثلاً کسی کو گیہوں کی روٹی ہضم نہ ہوتی ہو تو آزما کر دیکھ لو کہ کہاں تک درست ہے۔

گیارہویں نصیحت بہت سے بیماروں کی وجہ سے بے احتیاط ہو جاتے ہیں اگر بہت سے مریض دیکھنے ہوں تو بھی احتیاط کرو۔ مثلاً ہاتھوں کو اینٹی سیپٹک دوا سے صاف کر لو بعض ڈاکٹر جلدی پچکاری کرتے وقت اپنے پرانے تجربہ کے گھمنڈ میں ہاتھ دھوئے بغیر یا پچکاری کو صاف کئے بغیر دوائی ڈال دیتے ہیں۔ اس لئے بعض دفعہ نقصان ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک ڈاکٹر صاحب کو بھی ایسی بے احتیاطی سے حال ہی میں بازو پر ورم ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت احتیاط کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتنہ پرداز ہمارے مخالف اخباروں کو اُلّو بنا رہے ہیں

جب سے تین فتنہ پردازوں کا ان کی بددیانتی کے باعث جماعت احمدیہ سے اخراج ہوا۔ وہ باہر کے مخالف اخباروں کو اُلّو بنا رہے ہیں۔ چند ایسے ذو معنے فقرے چھپنے کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ جن سے وہ لوگ جو ہماری مخالفت میں پہلے ہی اندھے ہو رہے ہیں۔ دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

مثلاً لکھ دیا۔ کہ ہم مرزا صاحب کو نبی رسول نہیں مانتے۔ ان کا منکر کافر نہیں۔ اب بادی النظر میں تو یہ سمجھا جائے گا۔ کہ وہ غیر احمدیوں میں شامل ہو گئے یا کم از پیغام والوں میں۔ لیکن حقیقت میں ان کی یہ مراد ہے۔ کہ وہ بہاء اللہ پر ایمان لائے ہیں۔ اس لئے دوسرے لوگ مرزا صاحب کے آنے سے پہلے ہی کافر ہو چکے ہیں۔ اب مرزا صاحب کی وجہ سے کافر نہیں بنے۔ ایسا ہی یہ فقرہ کہ "ہمارے نزدیک غیر احمدیوں سے رشتہ جائز ہے" اس سے بظاہر یہ جتانا مقصود ہے۔ کہ گویا ہمیں احمدیوں کے عقائد سے اختلاف ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ پیغام والوں سے اتفاق۔ لیکن در اصل یہ لوگ اپنے مذہب کے مطابق عیسائیوں۔ یہودیوں۔ ہندوؤں سے بھی رشتہ جائز سمجھتے ہیں۔

پھر یہ فقرہ کہ "ہر مسلمان کے پیچھے نماز جائز ہے" بھی وہ معنی نہیں رکھتا۔ جو سرسری خیال میں آتے ہیں۔ بلکہ ان بابیوں کا مذہب یہ ہے۔ کہ عبادت ہر فرقے کے ساتھ جائز ہے۔ چنانچہ یہ لوگ کبھی گرجا میں دعا کے لئے چلے جاتے ہیں۔ کبھی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ کبھی اپنی بہاء اللہ کی مناجات پر اکتفا کرتے ہیں۔ جو ان کی اصل نماز ہے۔ ایسے سب فقرات پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں کافی روشنی ڈال دی تھی۔

ایک فتنہ پرداز **عبد القادر مہاجر از قادیان** کے نام سے زمیندار۔ القاسم وغیرہ میں مضمون دے رہا ہے۔ جس سے بعض نادانوں کو یہ گمان ہو رہا ہے۔ کہ بہائی مذہب کے بہار دقادیان میں موجود ہیں۔ اور ایک ان کا نمائندہ اتنا زور رکھنے والا بھی ہے۔ جو کھلا کھلا اپنا نام دے کر مخالفت کر رہا ہے۔ حالانکہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ قادیان بہائی اثرات سے پاک و محفوظ ہے۔ اور اس کا کوئی نمائندہ قادیان میں موجود نہیں۔ عبد القادر نام کا کوئی مہاجر نہیں۔ یہ جعلی و مصنوعی نام ہے۔ جو انہی فتنہ پردازوں میں سے کسی نے اپنے نام کے ساتھ بہائی طریق پر رکھ لیا ہے۔ اور مہاجر از قادیان کا مطلب اس کے ذہن میں یہ ہے۔ کہ **قادیان سے ہجرت کرنے والا۔ قادیان کو چھوڑنے والا۔** ہمارے مخالف اخبار سمجھ رہے ہیں۔ کہ کوئی عبد القادر ہے۔ جو باہر سے قادیان میں ہجرت کر کے آیا ہے۔ اور قادیان میں رہتا ہے حالانکہ یہ مطلب نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ عبد القادر جو قادیان کو چھوڑ کر چلا گیا۔

اخیر میں ہم اپنے مخالفین خصوصاً القاسم وغیرہ کو یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ لوگوں کی مخالفت اب تک ہمارے مقابل میں ناکام رہی۔ آپ ہمارا اور سلسلے کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے اور نہ آئندہ بگاڑ سکینگے۔ اسلئے ایسی تحریروں کی ہمیں تو پروا نہیں۔ البتہ اس سے کم از کم یہ تو واضح ہو گیا۔ کہ آپ لوگوں کی مخالفت کسی نیک نیتی و دینداری کی بنا پر نہیں۔ ورنہ ان لوگوں کی بجائے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اپنی نجات سمجھتے ہیں۔ اور قرآن مجید و شریعت اسلام کو غیر منسوخ مانتے ہیں۔ ان لوگوں کی ہمدردی آپ کرتے جو بہاء اللہ کو حضرت نبی کریم سے عقیدتاً افضل مانتے ہیں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ۔ جن کا دین ہی کچھ اور ہے اور کلمہ ہی کچھ اور۔ اور قبلہ بھی بجائے مکہ کے عکہ۔ احمدیوں کو تو سب قبلہ رو نمازیں پڑھتے

احمدیت کے متعلق مختلف ممالک کی خبریں

مارسیلز میں ضرورت مشن

مسٹر داؤد اینڈرسن صاحب جو جناب مفتی محمد صادق صاحب کے ایام اقامت فرانس میں داخل سلسلہ حقہ احمدیہ ہوئے تھے۔ پیرس سے اپنے ایک تازہ خط میں پھر تحریک کرتے ہیں۔ کہ مارسیلز میں مشن قائم کرنے سے تمام شمالی افریقہ کے مسلمانوں کو باسانی پیغام مسیح موعود پہنچایا جا سکتا ہے۔ الجیریا کا امام جو پیرس میں رہتا ہے۔ اور میں نے اس کو تبلیغ کی تھی۔ اس کا خط بھی پچھلی ڈاک ولایت سے بحضور حضرت خلیفۃ المسیح پہنچا ہے جس میں بہت ہی اظہار اخلاص کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اب وہ اپنے وطن الجیریا کو جاتے ہیں انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ الجیریا پہنچ کر وہاں تبلیغ سلسلہ احمدیہ کی کرینگے۔

بالامن گیامالی

جزیرہ فلپائن جو جاپان کے قریب ہے۔ مگر حکومت امریکہ کے ماتحت ہے وہاں امریکہ سے مسلم سن رائز رسالہ بھیجنے پر کئی اصحاب سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب بالامن گیامالی کا خط حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ اس ملک میں احمدی مشنری بھیجے جائیں۔

پادری شافر کا خط

امریکہ میں ایک شہر سوتھ بند نام ہے۔ وہاں ایک دفعہ مفتی محمد صادق صاحب کے لیکچر ہوئے تھے۔ مغربی دستور کے مطابق وہاں کے ایک گرجا کے پادری (ایس۔ اے۔ شافر) نے مفتی صاحب کی تاریخ پیدائش ۱۱ر جنوری کی یادگار میں مفتی صاحب کو ایک مبارکباد کا خط لکھا۔ اس میں پادری شافر لکھتے ہیں۔ ہمارے گرجا کے سب لوگ جنہوں نے آپکا لیکچر سنا تھا خواہشمند ہیں۔ کہ آپ پھر اس ملک میں تشریف لاویں ہمیں آپکی تقریروں کے سننے کا موقعہ ملے۔ ایسے خطوط بہت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موتیوں کا سرمہ آنکھوں کیلئے بڑی نعمت ہے

اسلئے کہ یہ ضعف بصر، ککرے، خارش چشم، جلن، پھولا، جالا، پانی بہنا، ابتدائی موتیابند، خونیکر آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ اسکے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ ع۲ علاوہ محصولڈاک تصدیق کیلئے تازہ شہادت ملاحظہ ہو۔ ایک پوسٹ ماسٹر کی شہادت جناب بابو اللہ دتا صاحب پوسٹ ماسٹر قادیان لکھتے ہیں۔ کہ میں نے خود اور اپنے گھر میں جناب شیخ صاحب کا ایجاد کردہ سرمہ موتیوں کا استعمال کیا جملہ امراض چشم کیلئے بہت مفید پایا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر کارخانہ موتیوں کا سرمہ دفتر نور دنور بلڈنگ

پیٹ کا جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا ہے۔ جو مرض شکم خاصکر قبض کیلئے بہت مفید ہے۔ آپنے فرمایا۔ کہ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا۔ اور قبض رپیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا ہے۔ اسلئے کم از کم دو ایک صد گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں۔ تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیمگرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمائیں۔ انشاء اللہ شکایت دور ہو جائیگی۔
قیمت فی صد معہ محصول عہ

عزیز ہوٹل قادیان

اللّٰھم انت الشافی

جوہر شفا نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار و کھانسی خشک یا تر بلغم خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپیہ کو بھی مفت فی تولہ ع۲ علاوہ محصولڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔ پتہ:-
دالمیں، عزیز الرحمٰن قادر بخش انجنیر۔ قادیان

بہت بڑی رعایت

پانچروپیہ کی کتب تین روپیہ میں

جسکے متعلق الفضل ۲۴ اپریل ۱۹۲۳ء میں اعلان ہو چکا ہے اسکی میعاد ۱۵ ماہ شوال تک ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس زریں موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھاویں۔ ورنہ میعاد مقررہ کے گذر جانے پر کف افسوس ملنا پڑیگا۔ اب بھی تو لگ کے وہ تمام مشتہرہ رعایتی کتب جنمیں حضرت مسیح موعود حضرات خلفائے کرام اور دیگر بزرگان سلسلہ کی تصانیف ہیں منگالیں اس گرانی کے زمانہ میں اتنی بڑی رعایت کا ہونا ایک غیر معمولی بات ہے۔

بقایا داران کتاب گھر

کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اسوقت پونے تین ہزار روپیہ ان کے ذمہ ہے کئی بار یاد دہانی کرائی گئی۔ مگر بہت کم احباب نے توجہ کی اسکے لئے فوری توجہ درکار ہے۔ ان یاد دہانیوں پر بھی بہت سا خرچ ہو گیا ہے۔ المشتہر۔ کتاب گھر قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

نے تھوڑے ہی دنوں میں اپنی بے نظیر خوبی کی وجہ سے ایک دنیا کو محو حیرت کر دیا ہے۔ حکیم مطلق نے اس مرکب میں وہ تاثیر رکھی ہے۔ کہ جس کے بر وقت استعمال سے نہ صرف بچہ نہایت ہی آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ بلکہ وہ درد بھی جو زچہ کو بعد ولادت دو دو تین تین دنوں تک ہوتا رہتا ہے۔ اللہ کے فضل سے بالکل نہیں ہوتا۔ اور نہ بر وقت پیدائش کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ باوجود اس کے رفاہ عام کی خاطر قیمت صرف دو روپے معہ محصول رکھی گئی ہے علاوہ ازیں ہمارے شفاخانہ میں ہر ایک قسم کی بیماری کا علاج نہایت کوشش سے کیا جاتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کی ادویات بھی مل سکتی ہیں۔ ملنے کا پتہ:-

المشتہر

ڈاکٹر منظور احمد مالک شفاخانہ دلپذیر سلانوالی حال وارد قادیان ضلع گورداسپور

دی انڈین گٹ

مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان دارالامان

یہ کارخانہ احمدیوں کے فائدہ کیلئے جاری کیا گیا ہے۔ اسمیں نہایت اعلیٰ درجہ کا گٹ (تانت یا تندی) تیار ہوتا ہے۔ جسے صرف احمدی تیار کرتے ہیں۔ اور اس کا خام مصالحہ بھی احمدیوں سے خریدا جاتا ہے۔ ہر ایک شہر اور قصبہ میں جس قدر ٹینس کلب ہیں۔ ان میں اس کارخانہ کے گٹ فروخت کرانے والے احمدی دوستوں کو معقول کمیشن دیا جائیگا۔ لیکن اگر کوئی احمدی دوست کسی غیر احمدی کو ایجنٹ مقرر کرنا چاہیں تو اپنی ذمہ داری پر۔ ہمارے کارخانہ میں نہایت ہی عمدہ قسم کے ٹینس ریکٹ بنتے ہیں۔ جسے سمجھدار کھلاڑی دیکھتے ہی ایسا پسند کرتا ہے اور اسکے سوا کوئی ریکٹ استعمال کرنا پسند نہیں کرتا ہمارا ریکٹ تمام کا تمام ولایتی میٹیریل سے بنا ہوتا ہے۔ سوئے گٹ کے جو بالکل ولایتی کی مانند ہے۔ اگر آپ اپنے شہر یا علاقہ کیلئے ایجنسی لینا چاہتے ہیں۔ تو اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ یہ بھی واضح رہے۔ کہ یہ کارخانہ کسی کی شخصی ملکیت نہیں۔ بلکہ نظارت بیت المال کے متعلق ہے۔ شرائط وغیرہ کیلئے جلد جلد مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھئے۔

خاکسار:- منیجنگ ڈائرکٹر دی انڈین گٹ مینوفیکچرنگ کمپنی۔ قادیان۔ دارالامان پنجاب

تاجر و مصنف

"تاجران اپنی مہریں اور مصنفین اپنی تصانیف کو ہماری کمپنی کے تیار کردہ لائن ٹون بلاکس سے زینت دیں۔ کام عمدہ کیا جاتا ہے۔ نرخنامہ طلب فرماویں"

پتہ

منیجر پیرودوس فوٹو کمپنی فوٹو آرٹسٹ

مصور لائن و ہاف ٹون بلاکس میکر

اور ربڑ کی مہریں بنانے والے۔ لدھیانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابلِ قدر چند ادویہ

ہم ایک عرصہ سے معزز اخبار الفضل میں نیورالسیتھین موتیوں کا اشتہار دے رہے تھے۔ ان موتیوں کی جو قدر اور قیمت ثابت ہوئی ہے وہ آپ پڑھیں گے۔ فی الحال ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ موتیوں کا اشتہار صرف اسلئے دیا جاتا رہا ہے کہ ایک ہی وقت میں بہت سی ادویہ کا اشتہار دینا کثیر خرچ چاہتا تھا۔ مگر چونکہ اب موتیوں سے آپ کو واقفیت ہو چکی ہے۔ ہم یہ اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ اس کارخانہ کی تیار کردہ اور ادویہ بھی ہیں۔ جو سب اپنی اپنی جگہ بے نظیر ہیں۔ اور آج ہم ان ادویہ میں سے چند کو اس اُمید سے پیش کرتے ہیں کہ موتیوں کی طرح یہ بھی بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کا موجب ہونگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ہاضمہ کا نمک

یہ نمک قبض۔ اسہال۔ خون کی خرابی۔ جوڑوں کی دردوں۔ بخار۔ پرانے نزلہ۔ کمر درد۔ سوئے ہضمی۔ سستی کے لئے از بس مفید ہے۔ کئی ہسپتالوں میں استعمال کیا جاتا ہے اور تمام یورپ اور امریکہ میں مشہور ہے۔ اس کا نام ایچ۔ پی۔ ڈی سالٹ ہے۔ اور

قیمت

فی بوتل ایک روپیہ ۸ ر (عہ)

آسی کیلسین نمبر ۱-۲

مرضِ اٹھرا کا مجرب علاج

بعض عورتیں ایام حمل میں بیمار رہتی ہیں۔ اور ان کے بچے چھوٹے چھوٹے فوت ہو جاتے ہیں امریکہ اور آسٹریا میں ایک لمبے تجربہ کے بعد معلوم کیا گیا ہے۔ کہ ان کا سبب ماؤں کے جسم میں کیلسیم سالٹس کی کمی ہے۔ چنانچہ بیس ۲۰ سال کے تجربہ کے بعد جو جانوروں اور انسانوں پر کیا گیا ہے۔ آسی کیلسین دوا ایجاد کی گئی ہے۔

آسی کیلسین نمبر ۱ — اُن ماؤں کے لئے جو ایام حمل میں بیمار رہتی ہیں یا ان کے بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں

آسی کیلسین نمبر ۲ — ان بچوں کے لئے جو کمزور پیدا ہوتے ہیں یا بعد پیدائش کے بیمار رہتے ہیں۔ یا جن کے بھائی بہن بچپن میں مرجاتے ہیں۔

قیمت نمبر ۱ عہ/ نمبر ۲ ۸/۳ فی بکس

کائی کلوریکم ۔ زخمی مسوڑوں اور دانت اور منہ کی امراض کا بے نظیر علاج ہے۔ فی ٹیوب ۱۰/

ڈوسن ڈانٹ ۔ منہ اور دانتوں کے صاف رکھنے اور بیماری کے پہلے بیماری کے روک تھام کرنے کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ قیمت ۱۰/

نیزالوڑ ۔ نزلہ کے روکنے کا آلہ۔ اسے دن میں تین چار دفعہ سونگھنے سے پہلے نزلہ کے بار بار کے دورے اللہ تعالیٰ کے فضل سے رک جاتے ہیں۔ قیمت ۱۰/

یوری کیلسین ۔ جوڑوں کے درد اور گنٹھیا کا نہایت مجرب علاج ۔ قیمت عہ/

ملیریا کا حقیقی علاج ۔ بعض لوگ کونین کو ملیریا کا علاج سمجھتے ہیں۔ حالانکہ علاج وہ ہے۔ جو ملیریا کو روکے ملیریا مچھر سے پیدا ہوتا ہے۔ ملیریا کا علاج وہ دوا ہے جو مچھر کو دور کرے۔ اور اسکے زہر کو فوراً دور کرے ہماری دوا۔ ماسکیٹوزول رات کو ہاتھ منہ اور پاؤں پر چار پانچ رتی مل لینے سے مچھر نزدیک نہیں آتا۔ اور اگر کسی وقت دور کر حملہ کر بھی دے۔ تو اس کے زہر کا یہ دوا ازالہ کر دیتی ہے ملیریا کا اس سے بہتر علاج کوئی نہیں۔ قیمت فی ٹیوب

دی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی۔ قادیان ضلع گورداسپور

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)